بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۶ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج پونے ۹ بجے شب اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کو آج ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو سر درد بخار اور پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی آصفہ مسعود بنت حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کو بخار ابھی ہے دعائے صحت کی جائے۔

۲۶ اپریل بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ مسجد محلہ دار الرحمت میں زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس انصار اللہ منعقد ہوگا۔ تمام انصار کو اس جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس کی کوشش کے نتائج عطا کرتا ہے

(از ایڈیٹر)

گذشتہ پرچہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو مکتوب ایک غیر احمدی کے بعض سوالات کے جواب میں شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور نے ایک نہایت اہم سوال کا جو عام طور پر لوگوں کے دلوں میں کھٹکتا ہے۔ نہایت مختصر الفاظ میں نہایت ہی لطیف جواب ارشاد فرمایا ہے۔ اور جب اس جواب کو موجودہ لڑائی کے واقعات اور حالات کو پیش نظر رکھ کر پڑھا جائے۔ تو اس کی لطافت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی۔ اور اسلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے

سوال یہ ہے جو مختلف رنگوں میں اور مختلف الفاظ میں پیش ہوتا رہتا ہے۔ کہ دنیا میں جو لوگ وہ تمام بُرے کام کرتے ہیں۔ جن کی خدا تعالیٰ نے اسلام میں ممانعت کی ہے مثلاً شراب نوشی میں وہ کوئی قباحت نہیں سمجھتے زناکاری ان میں عام ہے۔ کمزوروں پر ظلم کرنا اور ان کا سب کچھ چھین لینا وہ معیوب نہیں سمجھتے۔ غرض ہر قسم کی برائی کرنا اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو دنیا میں عیش و آرام کے سامان کیوں دیتا ہے۔ حکومت۔ دولت صحت طاقت ان کو کیوں حاصل ہوتی ہے۔ اور کیوں اسی دنیا میں ان سب باتوں سے محروم کرکے انہیں عذاب میں نہیں ڈال دیا جاتا۔

اس قسم کے سوالات کا جو اصولی اور جامع جواب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن سے بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۔ کافر و مومن کو ان کی دنیوی کوششوں کے نتائج ہم مہیا کر دیتے ہیں۔ تیرے رب کی عطا سے۔ اور تیرے رب کی بخشش کسی کے لئے بند نہیں۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اپنی یہ شان بیان فرمائی۔ کہ میں چونکہ رب ہوں سب کو پیدا کرنے والا اور ان کو پالنے والا اور ترقی دینے والا۔ اس لئے میری بخشش ہر ایک کے لئے خواہ کوئی مسلمان ہو یا کافر نیک ہو یا بد سب کے لئے کھلی ہے۔ میرے جس قانون کے مطابق جو بھی کوشش کریگا۔ وہ اپنی کوشش کے نتائج حاصل کرے گا۔

واقعات سے بھی یہی ثابت ہے۔ ایک نیک اور متقی انسان جو باقاعدہ نمازیں پڑھتا ہے۔ تمام منکرات سے پرہیز کرتا ہے۔ دن رات اشاعت اسلام میں لگا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان باتوں کے نتیجہ میں اس کو نیک شہرت عطا کرتا ہے۔ اس کو روحانی تسکین بخشتا ہے۔ اور دوسری دنیا میں مرنے کے بعد اسے اعلیٰ مقام عطا کریگا۔ مگر یہ نہیں کہ دنیوی عیش و آرام کے ظاہری سامان اور مال و اسباب یونہی اس کے گھر میں ڈال دے۔ بلکہ اس کے لئے اسے انہی طریقوں سے کام لینا اور محنت و مشقت کرنا ضروری ہے۔ جو حصول دولت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں اسی طرح اگر ایک شخص خدا تعالیٰ کے ان احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ جو روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بُرے کاموں میں مبتلا رہتا ہے لیکن دنیوی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو طریق مقرر فرمائے ہیں۔ ان پر چلتا ہے محنت و مشقت کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ تو بے شک وہ دنیا میں نیک نہ سمجھا جائے۔ اسے سکینت اور اطمینان بھی حاصل نہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اسے محنت و مشقت کے نتائج سے محروم نہ رکھیگا۔ اور اُسے وہ اسباب اور ذرائع حاصل ہو جائینگے جو دنیا میں عیش و عشرت کا موجب ہوتے ہیں ہاں آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے یہ حقیقت ایک اور آیت میں بھی بیان فرمائی ہے فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔ یعنی جو شخص صرف اس دنیا کا ہی آرام و آسائش چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔ ہم اسے اسی دُنیا میں وہ دے دیتے ہیں جسے چاہتے ہیں۔ پھر اس کے لئے جہنم تیار رہتا ہے۔ جس میں وہ ذلیل اور بُرے حال میں داخل ہوگا۔

غرض خدا تعالیٰ رب العالمین ہوتے ہوئے کسی کی کسی کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور ساتھ ہی ان طریقوں پر عمل کریں۔ جو دنیوی ترقی اور عروج کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وقت مقررہ تک کرتے چلے جائیں۔ تو انہیں روحانی اور دنیاوی دونوں قسم کی آسائشیں خدا تعالیٰ اس دنیا میں ہی عطا کر دیتا ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی وہ بہت بڑے انعامات کے وارث بنتے ہیں۔ لیکن جو لوگ جس پہلو سے بھی بے تعلق رہیں۔ اس کے نتائج اور انعامات سے بھی محروم رکھے جاتے ہیں۔

بے شک وہ لوگ جو ان نیک اعمال سے محروم ہیں۔ جو اسلام نے ضروری قرار دیئے ہیں اور ان تمام بدیوں میں مبتلا ہیں۔ جن سے اسلام نے روکا ہے۔ وہ دنیا میں عیش و عشرت کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ دنیوی ترقیات اور عیش و عشرت کے لئے جس قدر محنت و مشقت اور قربانی و ایثار ان لوگوں میں پایا جاتا ہے وہ ان پر شک کرنے والوں میں کہاں ہے۔ ان حالات میں اگر انہیں دنیوی عیش و آرام حاصل ہو۔ اور دنیا کی حکمرانی ان کے ہاتھ میں ہو۔ تو یہ ان کی انہی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے کیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے قانون کے مطابق ان کے نتائج مرتب کئے۔

مضمون کسی قدر لمبا ہو گیا ہے۔ اس لئے اس بات کا ذکر اگلے پرچہ میں کیا جائے گا کہ وُہ لوگ اور وہ قومیں جنہیں اس وقت دنیا میں برتری حاصل ہے۔ اور ہر قسم کے آرام و آسائش کے ساز و سامان میسر ہیں۔ ان کی اس بارے میں قربانیاں بھی کتنی بڑی ہیں۔ اور وُہ لوگ جو اپنے آپ کو اسی دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی خدا تعالیٰ سے انعام پانے کے مستحق سمجھتے ہیں کتنی غفلت میں پڑے ہیں۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

فوری توجہ طلب امور

کیا یہ درست نہیں۔ کہ آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ آپ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مثیل ہیں؟ (صحابہ وہ تھے جنہوں نے کہا یا رسول اللہ سامنے سمندر لہریں مار رہا ہے۔ آپ حکم دیجئے ہم اس میں گھوڑے ڈال دینگے)

کیا یہ درست نہیں کہ آپ نے بیعت کے وقت یہ عہد کیا تھا کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے؟

کیا یہ درست نہیں کہ آپ کا ایمان ہے کہ موت کے بعد کی زندگی دائمی زندگی ہے؟ اور موجودہ زندگی ایک حباب ہے۔ جو ۵۰،۶۰ سال کے بعد اڑ جائیگا؟

اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے کہ آپ کس زندگی کے لئے زیادہ کوشاں ہیں۔ کس ایمانی حالت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کس عہد بیعت کا ورد کر رہے ہیں۔ کن اصحاب کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

ان تمام امور کا ثبوت خدمت دین .... تبلیغ .... میں موجود ہے۔ تبلیغ کرنے والا ہی اصلی مجاہد ہے۔ کیونکہ تبلیغ کے ذریعہ اس کے اپنے نفس کی اصلاح ہوگی۔ تبلیغ کے ذریعہ قوم میں اضافہ یعنی اسلام کا غلبہ ہوگا۔ تبلیغ کے ذریعے بیت المال مضبوط ہوگا۔ یہی تین چیزیں خدا اور خدا کا رسول آپ سے چاہتا ہے۔ اور انہیں چیزوں پر قوموں کی بنیاد ہوتی ہے۔ یعنی ایمان جتھا اور مال۔ پس چاہیئے کہ ہر احمدی تبلیغ کرے اپنے فارغ اوقات موسمی رخصتیں۔ تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ اکٹھے نہ سہی۔ ہر اتوار۔ روزانہ چند گھنٹے تبلیغ کے لئے دے اور مرکز میں اس کی اطلاع کرے۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

جماعت احمدیہ کراچی کا دار المطالعہ

بندر روڈ کراچی پر ایک خوبصورت ہال میں جماعتِ احمدیہ کراچی کا ایک شاندار دار المطالعہ ہے۔ جس میں سلسلہ کے تمام اخبارات اور رسائل کے علاوہ انگریزی اور اردو کے کئی روزانہ اخبارات بھی آتے ہیں۔ ہال میں فرنیچر وغیرہ بہت موزون طریقے پر سجایا گیا ہے۔ ہال کی ایک ایک چیز بہت دیدہ زیب اور انتظام بہت اچھا ہے۔ اخبارات کتب سلسلہ اور رسائل کتابی صورت کے فائلوں میں بڑے سلیقے سے رکھے ہیں۔ منتظم صاحب بظاہر بہت ضعیف بزرگ معلوم ہوتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ لیکن ہال کی جس رنگ میں خدمت کرتے ہیں اسے دیکھ کر بلا مبالغہ رشک آتا ہے۔

ایک دن اتفاق سے کراچی کی میونسپلٹی کے ایک افسر صاحب احمدیہ لائبریری میں تشریف لے آئے۔ لائبریری کے حسن انتظام کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا صاحب موصوف نے ازراہ نوازش لائبریری کے لئے -/-/۲۲۵ سالانہ کی ایڈ مقرر فرما دی۔ کراچی کا دار المطالعہ تبلیغ کے اصل مقصد کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔

کراچی کے دار المطالعہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ماحول سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کے لئے تمدنی اور روحانی اثرات پیدا کرتا ہے۔ اس کی حیثیت محض ایک مسافر خانہ یا سرائے کی سی نہیں ہے۔ اس کی پرسکون فضا علمی مطالعہ کے لئے خود تحریک کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے کراچی کے احمدی بھائیوں کو اپنے افضال کا جاذب بنائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

سید ارشد علی احمدی لکھنوی

ایک کارکن کی ضرورت

ایک زمینوں کے واقف کی ضرورت ہے۔ جو زمینوں کی اقسام پہچانتا ہو۔ افسروں سے مل سکتا ہو۔ پنجاب یا سندھ یا دوسرے صوبوں میں کام کرنا ہوگا۔ ہیڈ کوارٹر قادیان ہوگا۔ تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار جنگ الاؤنس پندرہ روپیہ دورہ کی صورت میں دو روپیہ روزانہ الاؤنس اور کرایہ ڈیوڑھا انٹر ایک دن کے سفر کی صورت میں ۱۲ روپیہ الاؤنس قادیان کے ارد گرد پانچ چھ میل میں سفر نہ سمجھا جائیگا۔ واقف کار آدمی درخواست دے۔

(انچارج تحریک جدید)

نوائے وقت

لنڈن سے

مسکرانے کو ہے صبح امن کی پہلی کرن | مخلصی پائینگے حبلِ جنگ سے کوہ و دمن
لوٹ آئینگے سفینے بحرِ ہیبت ناک سے | زینت آرائے وطن ہونگے جوانانِ وطن
اک نئی تعمیر کے سانچوں میں ڈھالے جائینگے | آتشِ تخریب سے جھلسے ہوئے شہر اور بن
بزمِ دانایانِ لنڈن! وقت کی آواز سن | غیر کیا خود تیری خاموشی ہے تجھ پر طعنہ زن
اک جہنم زار کو تو نے بجھایا بھی تو کیا | دور افق پر کچھ نئی چنگاریاں ہیں شعلہ زن

صلح جوئی تیرے میرے درد کا واحد علاج
تو بھی میدانِ عمل میں آ تماشائی نہ بن

ہندوستان سے

نظم محکم سے ہیں قائم کرہ ہائے اضطراب | انجمن خود ہے دلیلِ انضباطِ انجمن
تو اگر جورِ خزاں سے منتشر ہونے نہ دے | ہے چمن کی پتی پتی رونقِ صحنِ چمن
اپنے ہر فکر و عمل کو صلح کے سانچے میں ڈھال | اپنے اپنے ہیں۔ تو اپنوں سے تو بیگانہ نہ بن

ہو چکا بوسیدہ۔ اب تو دھجیاں اڑنے لگیں
مادرِ ہندوستاں! تو بھی بدل لے پیرہن

سر محمد ظفر اللہ خان

(کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں)

بہر تعمیلِ ہدایاتِ امامِ کامگار | یہ سعادت مل گئی تجھ کو بفضلِ ذوالمنن
گونج اٹھی کائنات اک اجنبی آواز سے | محشرِ تاثیر تھا یا تیرا اسلوبِ سخن

المصلح الموعود۔ ایدہ اللہ الودود

ہے فلک سے آشنا تیری نگاہِ دوربیں | تیری ہر تدبیر کی تہ میں مقدر خندہ زن

بالیقین تیرے طلسمِ رستگاری کے طفیل
ختم ہونگی کشمکشہائے اسیرانِ کہن

عبد المنان ناہید

جہاد

فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جہاد سب پر فرض کیا ہے۔ اور جہاد یہ بتا دیتا ہے۔ کہ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے دوستوں اور اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کتنی ہے۔ جہاد ہی جو یہ بات روشن کر دیتا ہے۔ کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کو مومن ترجیح دیتے ہیں۔ یا اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو۔"

تراجم قرآن کریم اور تحریک جدید کے مجاہدو! حضور کے اس ارشاد کو ذہن میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرو۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

عرصہ امارت میں توسیع

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے موجودہ امیر چوہدری عبد الواحد صاحب کی میعاد تقرری ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء کو ختم ہو رہی تھی لیکن امیر صاحب نے درخواست کی ہے کہ جدید انتخاب ماہ اگست میں ہو سکتا ہے جبکہ صوبائی انجمن کا اجلاس ہوگا بنا بریں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی درخواست پر چوہدری عبد الواحد صاحب کی میعاد تقرر میں آخر اگست ۱۹۴۵ء تک توسیع منظور فرمائی ہے۔ اس دوران میں امیر کا جدید انتخاب ہو کر رپورٹ آ جانی چاہئے۔ (ناظر اعلیٰ)

سالانہ حساب

بعض موصی ابھی سے سالانہ حساب کا کارڈ مانگ رہے ہیں۔ موصی صاحبان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد سالانہ حساب کر کے ہر ایک موصی کو اس کی نقل کارڈ پر ارسال ہو گی۔ انشاء اللہ احباب مطمئن رہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

سائنس دان معجزات کے منکر نہیں اور نہ ڈاروِن کی تھیوری کے قائل ہیں

از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے صدر مجلس مذہب و سائنس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ سائنس کے ساتھ مذہب کا کوئی حقیقی ٹکراؤ ممکن نہیں۔ کیونکہ سائنس خدا کا فعل ہے۔ جو دنیا میں عمل کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ اور مذہب اس کا قول ہے جو وحی و الہام کے ذریعہ اس کے منشاء کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جب ایک معمولی عقلمند انسان کے قول و فعل میں بھی تضاد نہیں ہو سکتا۔ تو خدا جیسی علیم و حکیم ہستی کے قول و فعل میں تضاد کس طرح ممکن ہے۔ پس اگر کسی بات میں مذہب اور سائنس کے درمیان بظاہر تضاد نظر آئے۔ تو اسے حقیقی تضاد نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ایسا تضاد صرف اس وجہ سے نظر آتا ہے۔ کہ بعض اوقات کوتاہ بین لوگ ایسی باتوں کو بھی سائنس کے ثابت شدہ حقائق سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جو دراصل ثابت شدہ حقائق نہیں ہوتے۔ بلکہ محض تھیوریاں یعنی سائنس دانوں کی خیال آرائیاں ہوتی ہیں جن کی بنیاد مشاہدہ پر نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف تخیل پر ہوتی ہے جس میں بعض اوقات سائنس دان بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل میں بھی کبھی کبھی فلسفیوں کی طرح دماغی خیال آرائی کا شوق چرآتا ہے۔ اس حصہ کو تھیوری کہتے ہیں جسے کسی عقلمند کے نزدیک وہ وزن حاصل نہیں ہوتا۔ جو ایک ثابت شدہ حقیقت کو حاصل ہے۔ لیکن بعض اوقات ناواقف لوگ غلطی سے سائنسدانوں کے اس قسم کے خیالات کو بھی سائنس کے ثابت شدہ حقائق سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر انہیں مذہب کے خلاف پا کر شکوک میں مبتلا ہونے لگتے ہیں۔ ورنہ دراصل سائنس اور مذہب میں کوئی حقیقی ٹکراؤ نہیں۔ کیونکہ دونوں کی بنیاد مشاہدہ پر ہے۔ اور مشاہدہ میں ٹکراؤ ناممکن ہوتا ہے۔

پس جب کبھی بھی مذہب و سائنس میں ٹکراؤ نظر آئے۔ وہ لازماً ظاہری ہوگا۔ جو صرف اس وقت نظر آتا ہے۔ جب یا تو سائنس کی کسی غیر ثابت شدہ حقیقت کو جو محض تھیوری کا رنگ رکھتی ہے غلطی سے ایک ثابت شدہ حقیقت سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور یا مذہب کی کسی تعلیم کے سمجھنے میں غلطی لگ جاتی ہے۔ اور جو بات مذہب نہیں پیش کرتا۔ اسے غلطی سے مذہب کا حصہ قرار دے لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مثلاً دنیا کی عمر کے متعلق بعض پیروان مذاہب نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ وہ صرف چھ سات ہزار سال ہے۔ یعنی جب سے کہ ہمارے آخری آدم کی پیدائش ہوئی بس اسی وقت سے اس دنیا کا آغاز ہوا ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیم کی رُو سے یہ بات ثابت ہے، کہ یہ آخری آدم جنہیں گذرے صرف چھ سات ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے۔ نسل انسانی کے جدِ اول نہیں تھے۔ بلکہ ان سے پہلے بھی کئی آدم گزر چکے ہیں۔ جو اپنے اپنے دور کے آدم تھے۔ اور اس طرح دنیا کی عمر صرف چھ سات ہزار سال نہیں رہتی۔ بلکہ کروڑوں سال بن جاتی ہے۔ چنانچہ اسلام کے بہت بڑے عالم محی الدین صاحب ابن عربی کی ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے۔ کہ اس دنیا میں ایک لاکھ آدم گزرا ہے۔ (فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۶۰۷) جن میں سے ہر ایک اپنے اپنے دَور کا بانی تھا۔ اس طرح ایک آدم کا اوسط زمانہ سات ہزار سال سمجھا جائے۔ تو دنیا کی عمر ستر کروڑ سال بنتی ہے حالانکہ سائنس دانوں کی موجودہ تحقیق کے مطابق دنیا کی عمر ابھی تک صرف دس لاکھ سال ثابت ہوئی ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹنیکا ایڈیشن ۱۴ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۰) اسی طرح بعض اوقات ظاہری تضاد کی یہ وجہ بھی ہوتی ہے۔ کہ سائنس دانوں کی خیال آرائیوں کو سائنس کے ثابت شدہ حقائق سمجھ لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مثلاً ڈاروِن کی مشہور ارتقائی تھیوری کو جس میں بندر کو انسانی نسل کا مورث اعلےٰ قرار دیا گیا ہے۔ عوام الناس نے سائنس کی ثابت شدہ حقیقت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ واقف کار لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ محض ڈاروِن کا تخیل ہے جو ایک تھیوری سے زیادہ وزن نہیں رکھتا۔ اور

بہت سے سائنس دان اس تھیوری سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ولایت کی اس تازہ تار کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ جو دُنیا کے مشہور سائنسدان سر جان ایمبارس فلیمنگ کی وفات کے متعلق سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں شائع ہوئی ہے۔ زیر عنوان "دُنیا کے مشہور سائنسدان اور موجد سر جان فلیمنگ کی وفات" اخبار سول اس تار کا ایک حصہ یوں درج کرتا ہے۔

"گو سر جان ایمبارس فلیمنگ دنیا کا ایک بہت مشہور سائنسدان تھا۔ مگر وہ کوئی وجہ نہیں دیکھتا تھا کہ معجزات کے وجود کا انکار کرے اور وہ ڈاروِن کی ارتقائی تھیوری کے خلاف اور بائیبل کی تائید میں بھی دُوسروں کے پیش پیش تھا۔ اور ڈاروِن کی تھیوری کو ایک دماغی تخیل سے زیادہ وقعت نہیں دیتا تھا۔" (سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۵ء)

سر جان فلیمنگ جن کی ایجادات سے ریڈیو اور بجلی اور ٹیلیفون وغیرہ کی ترقی میں دنیا کو بھاری فائدہ پہنچا ہے۔ اس شہادت میں اکیلا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ بہت سے دُوسرے سائنس دان بھی یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ ڈاروِن کی تھیوری ایک محض خیالی چیز ہے۔ جس کی تہ میں کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں۔ اور بہت سے سائنس دان خدا کی ہستی کے قائل اور مذہب کے پُرجوش مؤید گزرے ہیں۔ مگر اس جگہ صرف اس تازہ شہادت پر اکتفا کی جاتی ہے۔

روپیہ جمع کرنا کیوں ضروری ہے؟

جنگ کی وجہ سے اگرچہ ہر چیز پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ گراں ہوگئی ہے۔ اور آمدنی کے محدود ذرائع رکھنے والوں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تاہم ان کے مقابلہ میں ان لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جن کی آمدنی اس گرانی کی وجہ سے یا نئے نئے کاروبار جاری ہو جانے کی وجہ سے یا معقول تنخواہ کی ملازمتیں نکل آنے کی وجہ سے بہت اضافہ ہو چکا ہے۔ ایسے سب اصحاب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا حسب ذیل ارشاد بغور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

"سورۂ یوسف میں یہی نسخہ بتایا گیا ہے۔ کہ اچھے سالوں کی فصل کو بُرے سالوں کے لئے محفوظ رکھو اور یہ وہ نسخہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ بادشاہ مصر کو بتایا۔ ہر گز وہ اس کا مشورہ نہیں کہ انسان کہے اگر میں نے اس پر عمل نہ کیا تو کیا ہو گیا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ مال پس انداز کرنا دنیاداری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر ان کا یہ نظریہ درست ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے فرعون مصر کو یہ رؤیا کیوں دکھایا۔ اور پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی جو تعبیر بتائی۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کیوں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے خود یوسف علیہ السلام کو تعبیر کا علم سکھایا تھا۔ گویا جس طرح یہ خواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اسی طرح اس کی تعبیر بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس خواب کے ذریعہ ہمیں بھی مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ فراخی کے ایام میں اپنے لئے مال پس انداز کیا کرو۔ تاکہ تنگی کے ایام میں وہ تمہارے کام آئے۔ یہ کسی ہرکش و کسا کا مشورہ نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا مشورہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے مشورہ کو رد کرنا کسی دیندار کا کام نہیں ہو سکتا۔ پس یہ بالکل غلط خیال ہے کہ مال کو پس انداز کرنا دنیاداری ہے۔ مال کو دنیا کے لئے پس انداز کرنا بے شک دنیاداری ہے۔ لیکن دین کے لئے پس انداز کرنا ہرگز دنیاداری نہیں۔ کیونکہ ایسا انسان اگر ایک طرف مال جمع کرتا ہے۔ تو دوسری طرف اسی مال کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے خرچ کر کے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اسنے دنیا کے لئے مال جمع نہیں کیا تھا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے لئے مال جمع کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آپ نے ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو جبکہ آپ جموں میں ملازم تھے خط لکھا کہ میں نے سنا ہے آپ سارا روپیہ صرف کر دیا کرتے ہیں یہ درست نہیں۔ اپنی تنخواہ کا چوتھا حصہ ہر مہینہ جمع کیا کریں۔ تاکہ وہ وقت پر دین کے کام آسکے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵۲) اگر افراد کو یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے تو جماعت کے لئے یہ مشورہ کیوں ضروری نہیں۔ اور اگر ایک فرد روپیہ جمع نہ کرنے کی وجہ سے

مصری سوڈان اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی ذمہ داریاں

احمدی مبلغین کے لئے نہایت بے تابانہ مطالبہ

میں نہایت درد اور اضطراب سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم لوگ اپنی پوری طاقت سے ساری دنیا پر تبلیغی حملہ بول دیں۔ موجودہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ کہ آئندہ کی جنگ سامنے کھڑی نظر آرہی ہے۔ دنیا کی مشکلات کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہیں۔ دوسری طرف مغربی اور وسطی افریقہ کا چپہ چپہ اور عربی ممالک کا گوشہ گوشہ احمدی مجاہدین کا جو اشاعت احمدیت کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال قربان کر دیں۔ مطالبہ کر رہا ہے۔ ہماری تبلیغی ضروریات اور اشاعت اسلام کے لئے موجودہ سازگار حالات جماعت کے ہر فرد کے لئے ایک چیلنج ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کو احمدیہ سکول اور جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے تبلیغ کے لئے تیار کریں ورنہ اللہ تعالیٰ تو بہر صورت غلبہ احمدیت کے سامان پیدا فرمائیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور ساری دنیا پر اسلام کی حکومت قائم ہو کر رہیگی۔ لیکن اگر ہم نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا اور موجودہ حالات سے فائدہ نہ اٹھایا تو ہمارے ہاتھ میں قیامت تک سوائے ندامت اور حسرت کے کچھ نہ رہیگا۔ اور ضروری ہوگا۔ کہ آئندہ نسلیں ہماری حماقت اور بدقسمتی کا نوحہ کریں۔ افراد اور قوموں کی کشمکش حیات میں بعض مواقع ایسے اہم آتے ہیں کہ جن پر صحیح راستہ اختیار کرنے کی صورت میں ان کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ایسے مبلغین کے بغیر جو عربی زبان کے ماہر ہوں۔ ہماری تبلیغ کسی صورت میں افریقہ اور اسلامی ممالک میں کامیاب نہیں ہو سکتی اور اس کے لئے ہمیں سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ سیرالیون گولڈ کوسٹ نائیجیریا صرف تین ملکوں سے ہی بیسیوں عربی دان معلمین اور مبلغین کی مانگ آرہی ہے۔ حالانکہ صرف مغربی افریقہ میں ان تین کے علاوہ ۱۲ اور ایسے ملک ہیں جن میں اس وقت تک ایک مبلغ بھی نہیں۔ براعظم افریقہ میں ہی تیس کے قریب مختلف ممالک ہیں۔ جن میں ابھی ہمیں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے۔ گذشتہ سال جب میں مصری سوڈان میں سے گزرا تو مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ سوڈانی لوگ اسلام سے شدید محبت رکھتے ہیں اور ہر سوڈانی کے دل میں یہ جذبہ موجزن ہے۔ کہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت واپس آئے اور اقوام عالم پر اسلام کا غلبہ ہو۔

مہدوی تحریک کا آغاز اور انجام

یہ اسی جذبہ کا نتیجہ تھا۔ کہ جب ۱۸۸۱ء میں سوڈان کے ایک غلطی خوردہ شخص محمد احمد نامی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آناً فاناً سارے سوڈان کی آبادی نے اسے قبول کر لیا۔ سوڈانی مہدی نے صرف چار سال حکومت کی لیکن اس کا خلیفہ جس کا نام عبداللہ تھا۔ ۱۲ سال تک سوڈان پر حکمران رہا۔ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ تلوار کے ذریعہ ہی اسلام کو دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے سوڈانیوں نے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں کیں اور ۱۶ سال تک تلواروں اور بھالوں کے ساتھ بندوقوں اور توپوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور متعدد جنگوں میں انگریزوں اور مصریوں کو شکست دی۔ لیکن چونکہ یہ خدائی تحریک نہ تھی۔ پنپ نہ سکی اور ۱۸۹۸ء میں لارڈ کچنر کی فوج نے مہدویہ تحریک کو آئندہ ہمیشہ کے لئے دبا دیا۔ اور بمباری کے نتیجہ میں خود مہدی کی قبر تباہ ہو کر ایک ویرانہ بن گئی۔ جسے گذشتہ سال میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مہدی اور اس کے خلیفہ کی حکومت صحیح اسلامی حکومت نہ تھی بلکہ اسلام کی بگڑی ہوئی صورت کو ہی بطور اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا۔ میں نے مہدی کا وہ خط پڑھا ہے۔ جو اس نے جنرل گورڈن کو جو خدیو مصر کی طرف سے سوڈان کا گورنر جنرل تھا لکھا اس میں مہدی نے اسلام کی خوبیاں یا اس کی صداقت کے دلائل پیش کرنے کی بجائے محض تلوار کی دھمکی سے گورڈن کو اسلام کی دعوت دی۔ خلیفہ عبداللہ کا خط بھی خرطوم کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ جس میں اس نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ اس میں بھی ملکہ معظمہ کے سامنے صداقت اسلام کا صرف یہی ثبوت پیش کیا گیا کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ جنگ کے ذریعہ مغلوب ہو کر قتل کی جاؤ گی۔ مہدویہ حکومت کے ماتحت سوڈان میں ۱۶ سال تک غلامی ظلم۔ بدکاری اور منافقت کا دور دورہ رہا۔ محض قتل اور غلامی کے خوف سے لوگ اسلام قبول کر لیتے یہاں تک کہ بعض یورپین قیدی بھی جو ان لوگوں کے قبضہ میں آئے ان میں سے اکثر کو یا تو اسلام قبول کرنا پڑا یا انہیں قتل کر دیا گیا۔ ایک آسٹرین افسر نے جو انگریزی فوج میں شامل تھا۔ اور بعد میں ۱۵ سال تک مہدویہ کے ہاں بطور قیدی رہا سوڈان کی مہدویہ حکومت کے حالات اپنی کتاب Fire and Sword in the Sudan By Salatin Pasha میں بڑی تفصیل سے لکھے ہیں۔ یہ کتاب آجکل نایاب ہے۔ مجھے خرطوم میں چندروز کے لئے چرچ مشنری سوسائٹی کی لائبریری سے مل گئی تھی۔ اس کتاب کے دیکھنے سے ایک طرف تو ان سوڈانیوں کے جوش اور ان کی قربانیوں کو دیکھ کر جو انہوں نے اپنے خیال میں اسلام کے لئے کیں دنگ رہ جاتا ہے۔ تو دوسری طرف انسانی دل اس مسخ شدہ اسلام کی وجہ سے جس پر یہ لوگ عمل کرتے تھے اور جس کے باعث سارے سوڈان میں ایک لمبے عرصہ تک ظلم زناکاری۔ فریب اور لوٹ مار ہی ہر طرف نظر آتی تھی۔ نہایت درجہ غمگین ہو جاتا ہے۔ کاش یہ فدائیت اور قربانی کی روح حقیقی اسلام اور احمدیت کے لئے دکھلائی جاتی۔

جنوبی سوڈان میں عیسائیت کی ترقی

عیسائی مبلغین مہدویہ راج کو اسلامی راج بتلا کر اور موجودہ انگریزی راج کو عیسائیت کا نام دے کر نوجوان طبقہ کو جو خود اپنے ماں باپ کے منہ سے مہدویہ مظالم جہالت اور بدعملی کی داستانیں سن چکا ہے۔ عیسائیت کے جال میں پھانس رہے ہیں۔ پادری صاحبان انگریزوں کے ماتحت سوڈان کی موجودہ ترقی یافتہ حالت کا مہدویہ کے زمانہ کی بدامنی اور خونریزی اور جہالت سے مقابلہ کر کے پھولے نہیں سماتے۔ اور محمد احمد اور خلیفہ عبداللہ کے دعوؤں کو جو وہ غلبہ اسلام کے متعلق کیا کرتے تھے بار بار پیش کر کے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آخر اسلام اور عیسائیت میں سے کون دوسرے پر غالب آیا۔ سوڈان کے پرانے اسلامی علاقوں میں تو عیسائیوں کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن مغربی اور جنوبی علاقوں میں انہیں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ اس وقت جنوبی سوڈان سے جو بلجیم کونگو۔ یوگنڈا اور ابے سینیا سے گھرا ہوا ہے۔ اسلام تقریباً مفقود ہو چکا ہے۔ اور اب صرف بت پرست اور عیسائی ہی وہاں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ تاحال تعداد کے لحاظ سے مشرکین کی اکثریت ہے۔ لیکن چونکہ صرف عیسائی لوگ ہی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ ملک کی تعلیمی تجارتی معاشرتی اور سیاسی قیادت انہی کے ہاتھ میں ہے۔ مشرک سلاطین اور عوام کو پادریوں نے سکولوں ہسپتالوں یتیم خانوں اور مختلف قسم کے تحائف کے ذریعہ اس مضبوطی سے اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ کہ وہ لوگ اسلام کے جانی دشمن بن گئے ہیں۔ اور چونکہ انگریزی حکومت سوڈانی رؤسا کے ذریعہ ہی حکومت کرتی ہے۔ اس لئے آجکل مسلمان علماء کا جنوبی سوڈان میں داخلہ بند ہے۔ یہ سب کچھ مسیحی مبلغین کی گہری چالوں کا نتیجہ ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ جنوبی سوڈان سو فیصدی عیسائی بن جائے اور بظاہر کوئی چیز ان کے راستہ میں روک نہیں نظر آتی۔ خود سوڈانی سلاطین کی خواہش ہے۔ کہ عیسائیت ترقی کرے۔ جنوبی علاقہ میں مصری اور سوڈانی مسلم علماء کا داخلہ عملاً بند ہو چکا ہے۔ جامعۃ الازہر اور مصری حکومت نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا تھا۔ لیکن انگریزوں نے جواب دیا کہ عیسائی مبلغین کی طرح مسلم مبلغین کو بھی جنوبی سوڈان میں تبلیغ کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ سوڈانی سلاطین مخالفت نہ کریں۔ اور مبلغین یا تو ڈاکٹر یا ایسے ہوں جو انگریزی کی تعلیم دے سکیں۔ یا کسی سوسائٹی کی طرف سے ان کے گزارہ کا انتظام ہو۔ تاکہ لوگوں پر بوجھ نہ بنیں اور محض خدمت خلق اور دلائل کے ذریعہ لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کریں۔ اور بتلایا جائے کہ اس سے پہلے کس ملک میں انہوں نے تبلیغی کام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اہل مصر کا خیال ہے۔ کہ سوڈان مصریوں کے قبضہ میں ہونا چاہیئے۔ اور اس غرض سے مصری لوگ تبلیغ کے بہانہ سے سوڈان میں انگریزوں کے خلاف سیاسی پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف سوڈانیوں پر یہ اثر ہے۔ کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے اور اس وقت تک بھی اہل مصر انہیں سیاہ فام

قرار دے کر حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور انگریزی حکومت اس بات سے بھی ڈرتی ہے کہ پہلے کی طرح پھر کوئی اور ملا ملک میں بغاوت پیدا کر کے خونریزی کا موجب نہ بنے۔

شمالی سوڈان میں احمدی مبلغین کی ضرورت

شمالی سوڈان میں مسلم آبادی تقریباً ۸۰ فیصدی ہے۔ اور عام طور پر مسلمان اس خطرہ کے متعلق شدید احساس رکھتے ہیں۔ جو جنوب میں اسلام کے خلاف روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سوڈان کے بعض بڑے بڑے آدمیوں نے جن سے مجھے ملنے کا اتفاق ہؤا۔ بڑے تعجب سے دریافت کیا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ جماعت احمدیہ سوڈان کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اس ملک کے مخصوص حالات کا تو تقاضا تھا۔ کہ مغربی افریقہ وغیرہ سے پہلے اس کی طرف توجہ کی جاتی۔ کیونکہ یہاں عیسائیت کی طرف سے اسلامی تہذیب کو ایک عظیم الشان خطرہ پیش ہے اگر جنوب میں مذہبی طور پر عیسائیت مضبوط ہو رہی ہے۔ تو شمال کی طرف سے مصر مغربی تہذیب کا دلدادہ ہو چکا ہے۔ مجھے ایک نہایت معزز سوڈانی لیڈر نے جو کسی زمانہ میں نائیجیریا میں جناب مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم کے بعض لیکچر سنکر احمدیت کا مداح بن چکا تھا اور آج کل سوڈان کے ایک صوبہ کا قاضی شرعی ہے۔ بڑے اصرار سے کہا۔ کہ میری طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں السلام علیکم عرض کر کے درخواست کریں۔ کہ حضور کم از کم دو مبلغ سوڈان کے لئے ارسال فرمائیں۔ جن میں سے ایک شمالی سوڈان میں مسلمانوں میں کام کرے۔ اور دوسرا جنوبی سوڈان میں عیسائیت کا مقابلہ کرے۔ سوڈانی تعلیم یافتہ طبقہ پر یہ اثر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین ہی سوڈان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ الفاشر الابیض اور خرطوم میں مجھے بار بار کہا گیا۔ کہ کم از کم تین ماہ کے لئے ان کے ہاں ٹھہروں۔ اور اگر میرے بس میں ہوتا۔ تو میں ایسا ہی کرتا۔ سوڈان میں حکومت کی زبان عربی ہے۔ یہاں تک کہ انگریز افسروں کے لئے بھی ضروری شرط ہے۔ کہ عربی جانتے ہوں۔

جماعت احمدیہ کیا کرے؟

جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ سوڈان کی تبلیغی ضروریات کی طرف متوجہ ہو۔ کیا سوڈانی قوم جس نے سولہ سال تک ایک غلطی خوردہ مہدی کے لئے متواتر اپنے خون کو پسینہ کی طرح صرف اس لئے بہایا۔ کہ وہ اسلام کو غالب کر دینے کا مدعی تھا۔ کیا اس قوم کا حق نہیں۔ کہ اسے حقیقی مہدی سے جو اللہ تعالیٰ کی راہوں میں سے آخری راہ ہے۔ روشناس کرایا جائے۔ لیکن کثرت سے عربی دان مبلغین تیار کئے بغیر دنیا میں تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں جماعت کی خدمت میں نہایت ادب سے پر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلائیں۔ اور ان کی زندگیاں وقف کریں۔ دنیوی قومیں جب اپنے ملک کو خطرہ میں دیکھتی ہیں۔ تو جبری بھرتی کا قانون جاری کر دیتی ہیں۔ میرے نزدیک وقت آگیا ہے۔ کہ ہم بھی تبلیغ اسلام کے لئے جبری بھرتی کا طریق رائج کریں والدین اپنے بچوں کو زندگیاں وقف کرنے کی اس طرح بھی ترغیب دے سکتے ہیں۔ کہ جو بچہ اسلام کے لئے زندگی وقف کرے۔ اس کے نام اپنی جائیداد کا ایک حصہ ہبہ کر دیں۔ یاد رہے۔ کہ واقفین زندگی جو اپنے عہد پر قائم رہیں۔ وہ مبارک ہیں۔ وہ دنیا کی آئندہ نسلوں کے روحانی باپ ہونگے۔ رہتی دنیا تک وہ قومیں اور ملک ان پر فخر کریں گے۔ جن میں وہ کام کرینگے۔ خدا کی قسم یہ لوگ کروڑ ہا درجہ بہتر ہیں۔ اس اولاد سے جو سونے اور چاندی سے اپنے اور اپنے والدین کے گھر بھر دے۔ اے کاش ہمارے بچے اس مبارک جماعت میں شامل ہوں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ ضمناً یہ بات بھی عرض کر دوں کہ سوڈانی لوگ عربی اور افریقی خون سے مخلوط ہیں۔ اگر ہم سوڈانی کو تبلیغ کے ذریعہ اپنا لیں۔ تو ایک طرف یہ لوگ سیاہ فام قوموں پر اور دوسری طرف عربوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں سوڈان بلاد مقدسہ سے بہت قریب ہے اور ہم وہاں سے حجاز میں بھی اپنی تبلیغ پہنچا سکتے ہیں۔ سوڈان نہایت سستا ملک ہے۔ اور ہندوستان سے بہت قریب ہے۔ اور نہایت کم خرچ پر ہم اپنے مبلغین وہاں پہنچا سکتے ہیں۔

تاخیر میں نقصان

ہمیں نہایت ہی جلدی اپنے مبلغین کو افریقہ اور بلاد اسلامیہ کے ہر حصہ میں پہنچا دینا چاہیئے۔ بعض ایسی باتیں ہیں۔ جن کا ذکر اخبار میں مناسب نہیں۔ لیکن مجھ پر یہ گہرا اثر ہے۔ کہ ایک ایک دن کی دیر ہماری مشکلات میں نہایت خطرناک اضافہ کا موجب بنیگی۔ (خاکسار نذیر احمد عفی عنہ مبلغ سیرالیون)

جماعت ہائے احمدیہ کے چندوں میں اضافہ کی تحریک

ذیل کی طبع چٹھی تمام احمدی جماعتوں اور افراد کی خدمت میں آخر ماہ مارچ ۱۹۴۵ء کو بھجوائی گئی تھی۔ چونکہ احباب کو مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے یہاں آنا پڑا۔ پھر واپسی میں بھی چند دن لگ گئے۔ اس لئے جماعتوں کی طرف سے مقررہ تاریخ تک جواب نہیں ملا۔ لہٰذا اب بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدیداران جماعت یہ چٹھی احباب کو چند بار پڑھ کر سنا دیں۔ اور اس پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے بعد ۱۵ر مئی ۱۹۴۵ء تک اپنی اپنی جماعت کے متعلق مفصل رپورٹ بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے آثار نظر آ رہے ہیں۔ جن سے قیاس کیا جاتا ہے کہ موجودہ جنگ جلد ختم ہونے والی ہے۔ جہاں یہ بات خوشکن ہے۔ کہ دنیا ایک عالمگیر عذاب سے نجات پائیگی اور تبلیغ کے راستے کھل جائینگے۔ وہاں حضور نے احباب جماعت کو ایک بہت بڑے خطرے سے بھی آگاہ کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد جب کثیر التعداد افراد جو اس وقت اعلیٰ عہدوں پر لگے ہوئے ہیں۔ اور معقول تنخواہیں لے رہے ہیں۔ ان عہدوں سے فارغ ہو جائینگے۔ یا کم تنخواہوں پر آجائینگے۔ تو ان کی بیکاری یا آمد کی کمی کی وجہ سے چندہ کی رقم میں بھی کمی آجائے گی۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ کہ "زمینداروں کی آمد اس جنگ میں زیادہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اس جنگ میں اتنی قربانی نہیں کی۔ جتنی گذشتہ جنگ کے موقع پر کی تھی۔ اس لئے زمینداروں کے لحاظ سے اتنا خطرہ نہیں۔ مگر تاجروں کے لحاظ سے زیادہ خطرہ ہے۔ کیونکہ تاجروں نے گو پورا حصہ نہیں لیا۔ مگر جتنا لیا ہے۔ وہ پچھلی جنگ کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ پس اگر تاجروں اور زمینداروں دونوں کو شامل کر لیا جائے۔ تو کل دو تین لاکھ کی آمد خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس وقت اگر کل چندے کی آمد سات لاکھ ہے۔ تو جنگ کے بعد پانچ لاکھ یا چار لاکھ رہ جائیگی۔ گو میرا اندازہ ہے۔ کہ اگر محکمہ بیت المال زور دے۔ تو موجودہ آمد زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اگر وہ محنت کرے۔ تو جنگ کے ایام میں ایک بہت بڑا ریزرو فنڈ جمع کر لینے کے علاوہ وہ انجمن کا معمولی چندہ بھی اتنا زیادہ کر سکتا ہے۔ کہ ریزرو فنڈ کی مدد لینے کی ضرورت ہی کبھی نہ پیش آئے۔ بہرحال خطرے کا موقعہ آرہا ہے۔ اگر ہم آج سے ہی اس کا مقابلہ کرنے کا عزم اور ارادہ پیدا نہ کریں۔ تو نئی سکیموں پر عمل کرنا تو ایک طرف رہا۔ پرانے کاموں کا چلانا بھی مشکل ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا الفاظ زمیندار اور تاجر احباب ہر دو کے لئے تازیانہ کا کام دے سکتے ہیں۔ اور ان کے اندر زیادہ بیداری اور چستی کے پیدا کرنے کا موجب ہونے چاہئیں۔ درحقیقت ہم سب کے لئے جو حضور کے مقدس دامن سے وابستہ ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ ہم ہر قسم کی سستیوں کو ترک کریں۔ اور اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر پوری ہمت سے کوشش میں لگ جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور قصور وار نہ ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے کے مطابق دین اسلام کو باقی تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرنا ہی ہے۔ پھر ہم کیوں نہ اپنی ناچیز کوششوں کو تیز کر کے لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جائیں۔ اور عند اللہ انصار دین کا درجہ حاصل کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ؎

به مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

چونکہ حضور نے اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں نظارت بیت المال کو مخاطب کرتے ہوئے آمدنی بڑھانے کے لئے زور دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لہٰذا میں حضور کے فرمان کی تعمیل میں حضور ہی کے الفاظ میں احباب جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔ کہ انہیں "اپنے اندر بیداری پیدا کرنا چاہیئے۔ اور آنے والی ضرورت کو آج ہی محسوس کر کے اس کے لئے سامان مہیا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔"

میرے خیال میں مندرجہ ذیل ہدایات پر فوری عمل کرنے سے چندہ میں معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

(۱) کوشش کی جائے کہ موصی صاحبان جنہوں نے اپنی آمدنی کی وصیت کی ہوئی ہے۔ وہ حتی الوسع اپنے حصہ آمد میں اضافہ کریں۔ یعنی ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ یا ۱/۸ یا ۱/۷ وغیرہ۔

(۲) جن احباب نے جائیداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اور اپنا حصہ ادا نہیں کیا۔ ان کو ترغیب دی جائے۔ کہ وہ وصیت کردہ جائیداد کی قیمت داخل خزانہ کر دیں۔

(۳) جن احباب نے وصیت نہیں کی۔ انکو وصیت کرنیکی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور مقامی عہدہ داران مجلس رسالہ الوصیت اور نظام نو کے خاص خاص اقتباسات سنا کر احباب کو وصیت کے فوائد اور مقاصد سے آگاہ کریں اور ان کے ذہن نشین کرا دیں کہ اسلام پر وہ نازک وقت آپہنچا ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو وصیتیں کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور یہی وہ وقت ہے جبکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دین اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے اور نظام نو کو دنیا میں قائم کرنے کا پروگرام آپکے سامنے رکھ دیا ہے لہذا حضور کی اس آواز پر لبیک کہنا ایک حد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کرنے کے مترادف ہے۔

(۴) جماعت میں پوری شرح سے اور باقاعدہ چندہ ادا کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ کوئی فرد جماعت اس کی پابندی سے باہر نہ رہے۔ یعنی ہر کمانے والا فرد صدر انجمن کے فیصلہ کے مطابق چندہ عام کم از کم ایک آنہ فی روپیہ کی شرح سے ادا کرے اور حقیقی مجبوری کی صورت میں اپنے حالات کی اطلاع دے کر بتوسط مقامی جماعت مرکز سے رعایتی شرح سے چندہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کرے۔

(۵) جو لوگ باوجود ہر طرح سے سمجھائے جانے کے نہ تو اپنی آمد حساب سے پورا چندہ دیں اور نہ اپنی مجبوری ظاہر کر کے رعایتی شرح کی اجازت حاصل کریں۔ انکی رپورٹ نظارت بیت المال میں بھیجی جائے تا بموجب فیصلہ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۴۴ء ایسے لوگوں کے نام مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المؤمنین کے حضور پیش کئے جا سکیں (اس شق پر کارروائی کرنے کے بعد ضروری رپورٹیں ۱۵ ہجرت مطابق ۱۵ مئی تک دفتر بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں)

(۶) عہدہ داران جماعت سہ ماہی رپورٹ باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ تا کہ مرکز کو جماعت کے حالات کا علم ساتھ کے ساتھ ہوتا رہے۔ اور حسب ضرورت ہدایات دی جا سکیں۔ اس کے لئے اگر کسی جماعت کے پاس مطبوعہ فارم نہ ہوں تو مرکز سے منگوالیں۔ (اس رپورٹ کے لئے مرکز سے گاہے بگاہے بذریعہ اخبار "الفضل" یاددہانی بھی ہوتی رہے گی)

(۷) آئندہ پریذیڈنٹ و سکرٹری مال اپنی جماعت کے مشخصہ بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور اس کی کمی کی صورت میں نہ صرف اس جماعت کا نام ہی مجلس مشاورت میں سنایا جاوے گا بلکہ پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال کے نام بھی پیش کئے جایا کریں گے

(فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان)

کارخانہ داروں اور تاجروں کیلئے اعلان

مکرمی میاں محمد احمد خاں صاحب پروپرائٹر میک ورکس قادیان صیغہ تجارت میں تشریف لائے ان سے گفتگو کے دوران میں معلوم ہوا کہ قادیان کے کارخانہ داروں اور تاجروں کو اس صیغہ کے متعلق بہت کچھ غلط فہمی ہے اسلئے اس صیغہ کے اغراض واضح کرنے کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کے اپنے الفاظ پیش کئے جاتے ہیں:-

(۱) اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے سر دست ایک مرکزی دفتر کا کھولنا ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں صنعت اور تجارت کے متعلق تحریک کرتا رہے۔ اسی طرح اس کا یہ بھی کام ہو گا کہ وہ تاجروں اور صناعوں کی فہرستیں تیار کرے (۲) تاجروں اور صناعوں کو منتظم کرے (۳) وہ تاجروں سے مشورہ طلب کرے کہ کون کون سے ایسے کام ہیں۔ جن کو اگر شروع کیا جائے۔ تو سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں (۴) تاجر اور صناع ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ اور ایک دوسرے کی تجارت کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً ایک شخص نے کسی شہر میں اپنا کارخانہ کھولا ہوا ہو۔ اور وہ اپنے حلقہ میں نہایت مفید کام کر رہا ہو تو اگر اس کی ایجنسیاں مختلف جگہوں میں قائم کر دی جائیں۔ تو یہ بات اس کارخانہ کی ترقی میں اور بھی ممد ہو سکتی ہے۔ پس تاجروں اور صناعوں کو اس بات پر آمادہ کیا جائیگا کہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ اور اپنے اپنے شہر یا اپنے اپنے صوبہ کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک دوسری کی ایجنسیاں اپنے ہاں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ ہماری جماعت کی تجارت میں ترقی ہو۔ (۵) اسوقت ۲۰۰ ملکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ایسے لوگ ہیں جو کنگز کمشن حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جب جنگ کے ختم ہونے پر یہ لوگ واپس آئیں گے تو ان سب کو نوکریاں تو نہیں مل سکیں گی۔ ان کے لئے بہترین ذریعہ معاش اس وقت یہی ہو گا کہ ان کو تجارت پر لگا دیا جائے۔ اور میرے نزدیک کئی ایسے ذرائع ہیں۔ جن کے نتیجہ سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اور تبلیغ بھی وسیع ہو سکتی ہے۔ (۶) جس نے دیکھا ہے کہ سندھی قوم میں سے شکارپور کے رہنے والوں میں بیداری پیدا ہوئی اور وہ تجارت کے لئے باہر نکل گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج یورپ میں چلے جاؤ سب جگہ شکارپور کے تاجر موجود ہوں گے۔ اسی طرح اگر ہماری جماعت کے نوجوان غیر ملکوں میں تجارت کے لئے چلے جائیں۔ تو وہ بھی بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ بیرونی ممالک کے مبلغ مجھے اطلاع بھجواتے رہتے ہیں کہ وہاں کسی قسم کی تجارتیں شروع کی جا سکتی ہیں۔ اور کئی علاقے میں جہاں اگر کام کیا جائے تو وسیع ہو سکتا ہے۔ ایسی جگہوں میں ایک دو نہیں۔ بلکہ سو سو آدمی ہمیں یکدم بھیجنے پڑیں گے۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان اس طرف توجہ کریں تو جماعت کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے گی اور احمدیت کو بھی ترقی حاصل ہو گی۔ (۷) ہمارے تاجر اور صناع آپس میں تعاون کریں۔ اور ایک ایسی کمیٹی بنائیں جس کی غرض یہ ہو کہ وہ اپنے کارخانے اور تجارتیں اس طرح پر چلائیں گے کہ دین کی مدد ہو۔ میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ہمارے تاجر اور صناع ایک کمیٹی بنائیں۔ جو صرف تاجر اور صناع پر مشتمل ہو۔ اور اس کمیٹی کے قیام کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ اپنے کارخانے اور تجارتیں اس رنگ میں چلائیں گے کہ دین کو تقویت حاصل ہو۔ اور سلسلہ کی عظمت میں اضافہ ہو۔ دوسرے اس کی تشکیل کے بعد انہیں اس بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ اس طرح کام کریں گے کہ دوسرے دوستوں کے لئے بھی کام مہیا ہو سکے۔ اور ہر جگہ احمدیوں کی تجارت مضبوط ہو۔ گویا ان کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ وہ ایک تنظیم کے ماتحت دوسرے شہروں۔ دوسرے علاقوں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی اپنی تجارت کو پھیلائیں گے (۸) میں سمجھتا ہوں کہ پہلے سال اس کام پر دس ہزار روپیہ خرچ ہو گا۔ اور چونکہ یہ کام محض تاجروں اور صناعوں کی بہبودی کے لئے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں صرف صناعوں اور تاجروں کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ اور دس ہزار روپیہ جو پہلے سال کا خرچ ہے جمع کر دیں۔

(سکرٹری تجارت)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۳۵۳ منکہ محمد ابراہیم بی اے ولد حکیم ابوالخیر محمد سعید صاحب مرحوم قوم شیخ صدیقی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہماری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان پختہ و خام واقعہ محلہ سرائے شہر بھاگلپور قیمتی اندازاً چار ہزار اور چند چھوٹے چھوٹے قطعات زرعی و سکنی زمین مع باغ واقعہ پورینی قیمتی چار صد روپیہ۔ جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور نصف حصہ میرے بڑے بھائی مولوی احمد صاحب ایم اے کا ہے اس طرح میرے حصہ کی رقم اندازاً -/۲۲۰۰ بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی لیکن میرا گزارہ صرف جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت -/۱۶۵ اور -/۱۴ روپے گرانی الاؤنس کے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی

نوٹ:- میری اہلیہ کا دین مہر -/۳۰۰۰ میرے ذمہ واجب ہے العبد محمد ابراہیم بی اے موصی

گواہ شد:- علی ابن عبد القادر انسپکٹر انکم ٹیکس

گواہ شد:- محمد شجاعت علی ۲۷۹۷ موصی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۲۹۴ منکہ خورشید بیگم زوجہ عبد اللطیف صاحب قوم کشمیری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی دار العلوم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر -/۵۰۰۔ کانٹے طلائی ۲ ماشہ کلپ طلائی ۶ ماشہ۔ ہار طلائی سوا تولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی الراقمہ:- خورشید بیگم موصیہ گواہ شد عبد اللطیف خاوند موصیہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا [illegible] موصی

چندہ عام پوری شرح سے نہ دینے والے احباب

کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "جو افراد جماعت اپنا چندہ عام پوری شرح سے ادا نہیں کرتے اور کم شرح سے دینے کے لئے مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتے اور نظارت بیت المال کی تحریص و تحریک کے باوجود اپنی اسی حالت پر مصر رہتے ہیں۔ ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جائے۔"

حضور کا یہ منشاء اس بات کا مقتضی ہے کہ اس کو صرف پڑھنے اور سننے تک ہی محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ ہر ایک جماعت میں جس قدر ایسے دوست ہوں۔ جو پوری شرح سے چندہ نہیں دیتے ان کو اس فیصلہ سے پورے طور پر آگاہ اور متنبہ کر کے ان سے مطالبہ کیا جائے کہ یا تو وہ اپنے مخصوص حالات اور معذوریوں کو مقامی جماعت کے توسط سے پیش کر کے مرکز سے شرح چندہ کی تخفیف کو منظور کرائیں۔ یا پوری شرح سے چندہ ادا کرنے کی پابندی کریں۔ ورنہ ان کا معاملہ مناسب سزا کے لئے حضور کے پیش کیا جائیگا

لہذا بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو سمجھانے کے لئے دو تین ماہ کا عرصہ مہلت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد جماعتوں سے ایسے دوستوں کے متعلق نام بنام رپورٹ لی جائیگی جو بغیر حصول اجازت کم شرح سے چندہ دینے پر مصر رہتے ہیں۔ بعد ازاں ایسے لوگوں کا معاملہ آخری فیصلہ کے لئے حضور کے پیش کیا جائے گا۔

ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا: سید کاظم علی صاحب میرٹھ کی اہلیہ صاحبہ۔ سید بشیر احمد صاحب دہلی کی والدہ صاحبہ اور عبدالواسع صاحب سونگڑہ کٹک کا میاں عبداللہ اسلم صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور ملک صالح احمد صاحب قادیان کی ہمشیر بی اے کا امتحان دے رہی ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

دو سال پہلے نفع خوری کی وبا اپنی انتہائی شدت پر تھی۔ قیمتیں بے تحاشا چڑھی ہوئی تھیں۔ حتیٰ کہ بہت سی ضروریات زندگی کا خریدنا خوشحال لوگوں کی حیثیت سے بھی باہر ہو گیا تھا۔ آخر حکومت نے کنٹرول نافذ کیا۔ ادھر لوگوں میں بھی قیمتوں کو گھٹانے کی ضرورت کا احساس بڑھتا گیا۔ ان کوششوں میں برابر کامیابی ہو رہی ہے۔

بہت سے نفع خور اس وقت جیل خانے میں ہیں اور بہتوں کے ذخیرے ضبط کئے جا چکے۔ قیمتیں گرتی جا رہی ہیں۔

کسی چیز کے بھی بے تحاشا دام ہرگز نہ دیجئے۔ جو دوکاندار اپنے کرتوت سے باز نہ آئیں انکی رپورٹ تھانے میں لکھوائیے۔ متفقہ کوشش سے نفع خوروں کے ہتھکنڈوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اپنے دوسرے بھائی بہنوں کو بھی اس پر آمادہ کیجئے۔

حکومت ہند کے محکمہ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ اپریل۔ برلین کی لڑائی بڑے زور سے جاری ہے۔ روسی فوجیں شہر کے چاروں طرف فولادی گھیرا ڈال رہی ہیں۔ اب تک شہر کے ⅓ حصہ پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ جرمن کٹ کٹ کر مر رہے ہیں۔ ہوائیں مکانوں کی چھتوں پر۔ بازاروں اور تہ خانوں میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ شہر کی جنوب مشرقی بستیوں میں مارشل زوکاف کی فوجیں مارشل کونیف کی فوجوں سے جا ملی ہیں۔ برلین سے آٹھ میل دور روسیوں نے ایلڈر شارٹ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ برلین اور ڈرسڈن کے درمیان بھی روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ اگلے روسی دستے ووزن کے علاقہ میں لڑنے والی پہلی امریکن فوج سے بہت تھوڑی دور ہیں۔ جنوبی جرمنی میں پہلی فرانسیسی اور تیسری و ساتویں امریکن فوجیں بویریا میں ہٹلر کے قلعہ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بلیک فارسٹ میں جرمن فوج کو گھیر لیا گیا ہے۔ کانسبرگ اور آلن کے درمیان ساتویں امریکن فوج نے دریائے ڈینیوب پر اپنا مورچہ اور چوڑا کر لیا ہے۔ پہلی فرانسیسی فوج نے سوئٹزرلینڈ کی سرحد کے پاس نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اس نے دریائے رائن کو بھی پار کر لیا ہے۔ دوسری برطانی فوج کی توپیں اس وقت بریمن کے وسطی حصہ پر زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔ ہمبرگ کے پاس بھی برطانی ٹینک پہنچ رہے ہیں۔

روم ۲۵ اپریل۔ اٹلی میں پانچویں اور آٹھویں فوجوں نے ۵۰ میل لمبے محاذ پر دریائے پو کو کئی جگہ سے پار کر لیا ہے۔ اور فرارا۔ مڈیرا مڈنیا اور سپیزیا کو آزاد کر لیا ہے۔ اس کامیابی کا ذکر جنرل الیگزینڈر کے ایک خاص اعلان میں کیا گیا ہے۔ جس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہاں جرمنوں کو تتر بتر کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ اوکے ناوا کے پاس امریکن فوجیں تین اور چھوٹے چھوٹے جزیروں پر اتر گئی ہیں۔ جنوبی اوکے ناوا میں مغربی کنارے پر ایک کام کی پہاڑی پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ منڈاناؤ میں امریکن دستے ڈواؤ کی طرف کچھ اور بڑھ گئے ہیں۔ امریکن بمباروں نے فارموسا میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ آج سے سان فرانسسکو میں اتحادی ممالک کی ایک کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ جس میں دنیا کی آئندہ سلامتی کے لئے آرگنائیزیشن بنائی جانے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ اس میں ۴۶ ممالک کے نمائندے شامل ہو رہے ہیں۔

پیرس ۲۵ اپریل۔ مغربی محاذ پر یکم اپریل سے اس وقت تک دس لاکھ جرمنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

برن ۲۵ اپریل۔ بلجیم کے بادشاہ کنگ لیوپولڈ کے کل کسی وقت بھی سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر پہنچ جانے کی توقع کی جاتی تھی۔

پیرس ۲۵ اپریل۔ یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ ہٹلر نے بویریا کی سرحد کے نزدیک آسٹریا کی پہاڑیوں میں رنسبورگ کو جرمنی کا نیا دارالسلطنت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ دیگر ممالک کے سفارت خانے سوائے سفیر سویڈن کے برلین سے بویریا جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ مارشل پیٹان اپنی پارٹی کے ساتھ کل سوئٹزرلینڈ پہنچ گئے۔ یہ لوگ آٹھ کاروں میں آسٹریا سے یہاں پہنچے۔ لاوال نے بھی آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ایک غیر جانبدار شہر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن اسے داخل نہ ہونے دیا گیا۔ وشی گورنمنٹ کے ساتھ مقیم جاپانی سفیر بھی سوئٹزرلینڈ میں داخل ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ اس وقت برلین کی سڑکوں پر جرمن سپاہیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ کئی محلوں پر روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ ہٹلر کی خاص "فیوہرر فوج" بالکل تباہ ہو چکی ہے۔ شہر کی سب سے بڑی سڑک پر روسی ٹینک پہنچ گئے ہیں۔ نواحی علاقہ میں باغیوں نے لوٹ مار شروع کر دی ہے۔ ہٹلر کے خاص دستوں کے تین ہزار سپاہی قیدی بنا لئے گئے ہیں۔ ایک محلہ میں تو جرمنوں نے صلح کا جھنڈا بلند کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ روسی فوجیں برلین میں دور دور تک کے بازاروں میں اس ارادہ کے ساتھ پیشقدمی کر رہی ہیں۔ کہ اگر ہٹلر برلین میں ہے۔ تو اسے زندہ گرفتار کر لیا جائے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے اسے یہ پیشکش کی ہے۔ کہ جوں جوں اتحادی فوجیں پیشقدمی کرتی جائینگی۔ جرمن کیمپوں سے اتحادی جنگی قیدیوں کو رہا کیا جاتا رہیگا۔ امریکن گورنمنٹ نے یہ پیشکش منظور کر لی ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ پولش گورنمنٹ مقیم انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ روسی گورنمنٹ کے ساتھ معاہدہ طے کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور موجودہ تمام جھگڑوں کے سلسلہ میں وہ روسی گورنمنٹ سے معاہدہ کرنے پر آمادہ ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے ایک سو سے زیادہ ڈویژن فوج کو جنوبی جرمنی میں منتقل کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جرمن اپنی فوج کا ایک بڑا حصہ شمالی جرمنی سے کامیابی کے ساتھ نکال لے گئے ہیں۔

لائل پور ۲۴ اپریل۔ گندم -/۱۰/۹ تا ۹/۱۱/- چنے -/۱/۷ مکی -/۸/۶ گھی -/۱۲۲ روپے گڑ -/-/۹ تا -/-/۱۱ شکر -/-/۱۱ تا -/۸/۱۳ توریہ -/۱۵ تیل توریہ -/۱۲/۳۵

امرتسر ۲۴ اپریل۔ سونا ۷۷/۱۲/- روپے چاندی -/۱۳۱ پونڈ -/۵۰

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ہٹلر نے کل اپنے دستخطوں سے مسولینی کے نام ایک پیغام بھیجا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہماری جدوجہد انتہا پر پہنچ گئی ہے بولشویک اور یہودی ہمارے براعظم کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جرمن قوم موت کی پروا نہ کرتے ہوئے اس حملہ کو روک دیگی۔ اور اعلیٰ بہادری سے اس تاریخی مرحلہ پر جنگ کا رخ بدل دے گی۔

سان فرانسسکو ۲۵ اپریل۔ ورلڈ سیکیورٹی کانفرنس میں شمولیت کے لئے ۴۶ مختلف ممالک کے بارہ سو ڈیلیگیٹ یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اٹھارہ ممالک نے اپنے آپ کو کانفرنس میں شامل ہونے کا اہل ثابت نہیں کیا۔ اس لئے کہ انہوں نے یالٹا کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق جرمنی کے خلاف اعلان جنگ نہ کیا۔ اور نہ ہی اتحادی اقوام کے ڈیکلریشن پر دستخط کئے۔

کانڈی ۲۵ اپریل۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے برطانی اور ہندوستانی پیدل اور ٹینک دستے بڑی تیزی سے تیل والے علاقہ میں بڑھ رہے ہیں۔ اور انبیا نگ اور میگوے پر قبضہ کر چکے ہیں۔ انبیانگ یکو کو سے ساٹھ میل جنوب کی طرف ہے۔ میگوے بہت اہم جگہ ہے۔ اور یہاں چھ ہوائی اڈے ہیں۔ یہاں دشمن کو بہت سخت جانی نقصان پہنچایا گیا۔ اور بہت سے سپاہی قید کر لئے گئے۔ تھازی کے مشرق میں بھی ہماری فوجوں نے مزید پیشقدمی کی ہے۔ اور اس رستہ پر بڑھ رہی ہیں۔ جس سے جاپانی شان کی ریاستوں کی طرف بچ کر نکل سکتے ہیں۔ پنمانا میں بھی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ پیشقدمی کی جا رہی ہے۔ کل بھاری بمباروں نے برما سیام ریلوے کے دو سو میل لمبے علاقہ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ۳۷ پلوں کو نقصان پہنچایا۔ اور چھ جگہ سے ریلوے لائن اڑا دی۔ بنکاک کے شمال میں دو ہوائی میدانوں پر بھی حملہ کیا گیا۔ پروم سے تیس میل شمال کی طرف رسد کے بعض ذخائر پر بم گرائے۔ اور فوجی دستوں پر گولیاں برسائیں۔ رنگون کے جنوب میں جاپانی جہازوں پر بم برسائے۔ جنہیں جاپانیوں نے چھپانے کے لئے ان کی شکل بدل رکھی تھی۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ ایڈمیرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بحر الکاہل کے برطانی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر ساکی شیما کے جزائر پر حملہ کیا۔ یہ جزائر ریوکیو کے مجمع الجزائر میں ہیں۔ دشمن نے حملہ آور طیاروں کا بالکل مقابلہ نہیں کیا۔ گوام سے اعلان ہوا ہے۔ کہ امریکن جنگی جہازوں نے اپنی فوجوں کی مدد کے لئے اوکے ناوا کے جنوبی علاقہ پر گولہ باری کی۔ اور دشمن کے مدفونوں اور بچاؤ کے مورچوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ منڈاناؤ میں کباکان کے شمال مشرق میں امریکن دستے بڑھ رہے ہیں۔ اور دشمن کسی جگہ بھی جم کر مقابلہ نہیں کرتا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ برلین کے گلی کوچوں میں بھیانک لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوجیں شہر کے نصف مشرقی حصہ پر قبضہ کرنے کے لئے تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ اب ان کے دارالسلطنت کی خیر نہیں۔ اس لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ برلن کی مورچہ بندیاں ٹوٹنے نہ پائیں۔ روسی فوجیں برلین کے گرد ایک دوسرے سے بہت جلد ملنے والی ہیں۔ دوسری برطانی فوج بھی بریمن کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتی جا رہی ہے۔ تیسری امریکن فوج نے سیلاب والے علاقہ کے پار ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ سکاچ فوج بریمن کی بیرونی بستیوں